روحِ تحقیق، جلد۲، شمارہ۴، مسلسل شمارہ:۶، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۲۴ء

اردو زبان وادب میں تحقیق کی روایت

RESEARCH TRADITION IN URDU LANGUAGE AND LITERATURE

ڈاکٹر عبدالستار ملک

لیکچرار اُردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract:
Urdu holds a significant position among Eastern languages, ranking third after Arabic and Persian. Its academic and literary merits are comparable to these languages, though it surpasses Arabic and Persian in the number of speakers. A robust research tradition is vital for the advancement and evaluation of any language. Urdu is fortunate to have attracted both local scholars and international linguists who began their research efforts in its early days. This article presents a concise yet comprehensive overview of the research tradition in Urdu literature, offering readers a clear understanding.

Keywords:

اردو، زبان، ادب، تحقیق، تنقید، روایت، تدوینِ متن، تذکرہ نگاری، جنگِ آزادی، گیان چند، ایم سلطانہ بخش۔

پس منظر وارتقا:

تحقیق کا مقصد حقیقت اور سچ کی دریافت ہے۔مالک رام نے تحقیق کو مفہوم کو جامعیت سے بیان کیاہے: تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کامادہ ہے ح ق ق ،جس کے معنی کھرے کھوٹے کی چھان بین یا کسی بات کی تصدیق کرنا۔دوسرے لفظوں میں تحقیق کا قصد یہ ہونا چاہیے کہ ہماپنے علمو ادب میں کھرے کو کھوٹے سے،مغز کو چھلکے سے ،حق کو باطل سے الگ کریں ۔انگریزی لفظ ریسرچ کے بھی یہی معنی اور مقاصدہیں۔(۱) اردو میں زبان وادب میں تحقیق کی تفہیم کے لیے "اردو تحقیق کا فن از گیان چند"(۲) اور "اردو میں اصولِ تحقیق از ایم سلطانہ بخش(حصہ اول و دوم)"بنیادی حوالے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

دیگر شعبہ ہائے علوم کی طرح زبان و ادب میں بھی تحقیق کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ تحقیق و تنقید ادب کی تفہیم اور اس کے معیار کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ دنیا کے ابتدائی دور میں ہی تخلیق و تنقید کے ساتھ تحقیق کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ اصلاح زبان کی کوششیں، لغات و قواعد کی تدوین اور شعرائے اُردو کے تذکرے اُردو تحقیق کے اولین نمونے ہیں۔ باقاعدہ جدید تحقیق کا اسلوب بیسویں صدی میں رائج ہوا، جب ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد تقلید مغرب کا رجحان بڑھا اور مغربی افکار و نظریات کے زیر اثر دیگر علوم وفنون کی طرح تحقیق میں مغربی انداز تحقیق کا اتباع کیا جانے لگا۔ اردو کی ادبی تحقیق کی روایت کے آثار اٹھارویں صدی میں ملتے ہیں۔ تذکرہ نگاری کا فن اُردو کی تحقیقی روایت کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ تذکروں ہی کی بدولت سوانحی، تاریخی اور ادبی معلومات پیش کی گئیں۔ یہی تذکرے ادب میں تنقید اور تحقیق کی راہ ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔

تذکرہ نگاری کا آغاز ۱۷۵۲ء میں میر تقی میر کے نکات الشعرا سے ہوتا ہے اور ۱۸۸۰ء میں مولانا محمد حسین آزاد کی تصنیف "آب حیات پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ان ایک سو اٹھائیس برس میں متعدد تذکرے لکھے گئے، جن میں نکات

الشعرا از میر تقی میر، مخزن نکات از قائم، تذکرہ شعرائے اُردو از میر حسن، تذکرہ ہندی از مصحفی گلشن بے خار از شیفتہ، مجموعہ نغز از قدرت اللہ قاسم، تذکرہ خوش معرکہ زیبا از سعادت خان ناصر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ تذکرے فارسی تذکرہ نگاری کی روایت کے امین ہیں اور ان میں ویسی ہی بے اعتنائی برتی گئی جیسے فارسی تذکروں میں تھی۔ اگرچہ شعرائے اُردو سے متعلق یہ مرتب شدہ تذکرے موجودہ تحقیقی معیار پر پورے نہیں اترتے، تاہم ان تذکروں نے تاریخ ادب کی عمارت کی تعمیر کے لیے خام مواد ضرور فراہم کیا۔

آبِ حیات تذکرہ اور تاریخ کے درمیان کی منزل ہے بلکہ تنقید اور تحقیق کا بھی بین بین ہے۔ تذکروں کے بعد تحقیقی ادب میں دوسرا سنگ میل تاریخ ادب ہے۔ تذکرے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیے جاتے ہیں، جبکہ تواریخ ادب میں تاریخی لحاظ سے ادوار کی تقسیم ہوتی ہے۔ آب حیات کے بعد انیسویں صدی میں پہلی تاریخ ادب امداد امام اثر کی کاشف الحقائق ہے جس کی دونوں جلدیں ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئیں۔ بیسویں صدی میں حکیم عبد الحئی کی گل رعنا (۱۳۴۰ھ) حکیم شمس اللہ قادری کی اردوئے قدیم (۱۹۲۵ء) اور عبد السلام ندوی کی شعر الہند (دو جلدیں، ۱۹۳۸ء) میں صرف شاعروں کا ذکر ہے۔ احسن مارہروی کی نمونہ منشورات یا تاریخ نثر اردو (۱۹۳۰ء) اور حامد حسن قادری کی داستان تاریخ اُردو (۱۹۴۱ء) صرف نثر تک محدود ہیں۔ مکمل تاریخ ادب وہ کہلاتی ہے جو نظم ونثر دونوں کی تاریخ پیش کرے۔ آزادی سے قبل رام بابو سکسینہ نے انگریزی میں (۱۹۲۷ء) A History of Urdu Literature لکھی، جس کا ترجمہ مرزا محمد عسکری نے "تاریخ ادب اردو کے عنوان سے کیا۔ یہ اُردو کی پہلی باقاعدہ ادبی تاریخ ہے۔

تاریخ مسلمانان پاکستان وہند پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۴ جلدوں میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر گیان چند اور سید جعفر نے تاریخ ادب اُردو ۱۷۰۰ء تک علی گڑھ سے تالیف کی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے چار جلدوں میں اُردو کی سب سے شاندار اور جامع تاریخ "تاریخ ادب" اردو کے نام سے مرتب کی۔ یہ تاریخ ڈاکٹر جمیل جالبی کا عظیم کارنامہ ہے۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے بھی تاریخ ادب اردو ایک جلد میں مرتب کی۔ اس کے علاوہ اُردو ادب کی متعدد مختصر تواریخ لکھی گئیں۔ علاقائی تاریخ کے ضمن میں نصیر الدین ہاشمی کی دکن میں اُردو (۱۹۲۵ء)' اور حافظ محمود شیرانی کی پنجاب میں اُردو اہم ہیں۔ ابواللیث صدیقی نے لکھنو کا دبستان شاعری اور نور الحسن ہاشمی نے 'دلی کا دبستان شاعری' کے عنوان سے مقالے لکھے۔ اردو کے دیگر علاقائی زبانوں کے ساتھ لسانی تعلق کے عنوان پر متعدد مقالے لکھے جا چکے ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اُردو میں ادبی تحقیق کا باقاعدہ آغاز بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا، لیکن اس کے ابتدائی نقوش انیسویں صدی کے نصف آخر سے ہی ابھرنے شروع ہو گئے تھے۔ اُردو تحقیق کے پس منظر میں جن اکابر ہستیوں کے نام نمایاں ترین ہیں۔ ان میں سرسید احمد خان، مولانا محمد حسین آزاد، الطاف حسین حالی اور علامہ شبلی نعمانی شامل ہیں۔ سرسید نے تحقیقی بصیرت کا ثبوت دیتے ہوئے آثار الصنادید، آئین اکبری، تزک جہانگیری اور تاریخ ہندوستان اور خطبات احمد یہ مرتب کیں۔ ان کے معاصرین میں محمد حسین آزاد اور مولانا شبلی نعمانی نقاد اور محقق تھے۔ آب حیات اور سخندان فارس میں مولانا محمد حسین آزاد نے اپنی تنقیدی اور تحقیقی صلاحیتوں کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مولانا شبلی نے تاریخ کا میدان منتخب کیا۔ شعر العجم، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، المامون، سیرت النعمان، الفاروق، الغزالی، سوانح مولانا روم ان

کی مسلسل ریاضت اور تحقیق و جستجو کا ثمر ہیں۔ مولانا حالی نے سوانح نگاری کے میدان میں محققانہ کاوشوں کو جاری رکھا۔ حیات سعدی، یادگار غالب اور حیات جاوید میں تحقیق کے اولین رجحانات کو دیکھا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد تحقیق کے سنہری دور کا آغاز ہوتا ہے اس دور میں حافظ محمود شیرانی، مولوی عبدالحق، مولوی محمد شفیع، پنڈت دتاتریہ کیفی، نصیر الدین ہاشمی، محی الدین قادری زور، حامد حسن قادری، عبدالماجد دریا آبادی، امتیاز علی عرشی، قاضی عبدالودود، مسعود حسن رضوی ادیب جیسے معتبر نام سامنے آتے ہیں۔

اگلے دور میں برصغیر کی تمام جامعات میں تحقیقی مقالات لکھنے کا بھی سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہندوستان میں ڈاکٹر مختار الدین آرزو، مالک رام، ڈاکٹر خلیق انجم، ڈاکٹر تنویر احمد علوی، رشید حسن خاں جیسے روشن ستارے تحقیق کے آسمان پر چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستان میں مولوی عبدالحق، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، مولوی محمد شفیع، ڈاکٹر عندلیب شادانی، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، افسر امروہوی، کلب علی خان فائق، سخاوت مرزا، ڈاکٹر شوکت سبزواری، مولانا محمد اسماعیل پانی پتی اور مولانا غلام رسول مہر وغیرہ نے اردو تحقیق کو استحکام بخشا۔

اس سے اگلے دور میں ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر عبادت بریلوی، محمد اکرام چغتائی، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر محمد باقر، مشفق خواجہ خلیل الرحمن داؤدی، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر مجسم الاسلام، ڈاکٹر سید معین الرحمن اور ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر معین الدین عقیل جیسے ارباب علم نے اردو کے تحقیقی سرمائے میں اضافہ کیا۔ اگر اُردو تحقیق کو دبستانوں میں تقسیم کیا جائے تو دبستانِ دکن میں مولوی عبدالحق، ڈاکٹر محی الدین قادری، بر شمس اللہ قادری، نصیر الدین ہاشمی، ڈاکٹر مسعود حسن خان، ڈاکٹر رضیہ سلطانہ، آمنہ خاتون، ڈاکٹر فہمیدہ بیم اور نئی نسل میں ڈاکٹر محمد علی وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ اس دبستان نے اُردو ادب کے قدیم ذخیرے کو سامنے لانے میں قابل ستائش خدمات سرانجام دیں۔

دبستان اعظم گڑھ میں اُردو کو صرف زبان ہی کی حیثیت سے نہیں بلکہ مسلمانوں کی علمی زبان کی حیثیت سے دیکھنے کی کوشش کی گئی۔ اُردو ادب کے بنیادی مسائل کو تاریخ کی کسوٹی پر پرکھا گیا اور اُردو تحقیق، مذہبی رجحانات اور مذہبی علوم کے حوالے سے انجام دی گئی۔ شبلی کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی روشن مثال ہے۔ اس دبستان میں علمی وادبی کارگزاری کے لحاظ سے عبدالماجد دریا آبادی، عبدالسلام ندوی کے کارنامے نمایاں ہیں۔ دبستان پٹنہ میں قاضی عبدالودود، ڈاکٹر اختر اور سینوی اور ڈاکٹر مختار الدین آرزو نمایاں ہیں۔ قاضی عبدالودود اس دبستان کے بانی ہیں۔ اس دبستان کی اہم خاصیت بے انتہا احتیاط کا عنصر ہے۔ یہ دبستان ثانوی ماخذ سے صرف نظر کرتا ہے، لیکن مخلفات کے بے دریغ استعمال سے تحریر کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔

دبستان رام پور کے اہم ترین محق امتیاز علی عرشی ہیں۔ اس دبستان کے محققین نے تصحیح متن کے اہم کارنامے سرانجام دیے۔

دبستان لاہور میں حافظ محمود شیرانی، مولوی محمد شفیع، ڈاکٹر محمد اقبال، ڈاکٹر سید عبداللہ، برج موہن وتاتریہ کیفی، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی، ڈاکٹر تبسم کاشمیری، محمد اکرم چغتائی، ڈاکٹر اے بی اشرف، ڈاکٹر عارف شاہی، خواجہ محمد ذکریا اور تحسین فراقی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس دبستان نے ریاضت اور تحقیق کو لازم وملزوم قرار دیا۔ دبستانِ

کراچی میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر نجم الاسلام، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری وغیرہ کے نام خاص طور پر نمایاں ہیں۔ اس دبستان نے بھی دبستان لاہور کے تحقیقی اصول وضوابط کو اپنایا۔ عہد حاضر میں اُردو تحقیق بہت ثروت مند ہو چکی ہے۔ ادب کا کوئی پہلو یا کوئی صنف ایسی نہیں جس میں محققین نے داد تحسین نہ دی ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب اُردو تحقیق میں نئے افق تلاش کیے جائیں جو زبان وادب کے ساتھ سماج کے لیے بھی مفید ثابت ہوں۔

لسانی تحقیق

اُردو میں لسانی تحقیق کی طرف سب سے پہلے اہل یورپ نے توجہ دی اور قواعد ولغات کی کتب مرتب کیں۔ جن مستشرقین نے اُردو زبان و قواعد کی تحقیق و تنقید میں اہم کردار ادا کیا، ان میں گارسان دتاسی، جان شیکسپیئر، ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن، جان ٹی پلیٹس اور ڈاکٹر جان گل کرسٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کے ساتھ اہل ہند بھی اس جانب متوجہ ہوئے۔ اُردو قواعد ولغات سے متعلق ابتدائی تصانیف فارسی میں لکھی گئیں۔ ان میں مولانا عبدالواسع ہانسوی کی غرائب اللغات، سراج الدین علی خان آرزو کی نوادر الالفاظ (۱۷۵۱ء) اور انشاءاللہ خان انشاء کی دریائے لطافت (۱۸۰۲ء) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بیسویں صدی کی لغات میں سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ (۱۹۰۶ء)، مولوی نورالحسن نیر کی نور اللغات (۱۹۲۴ء) ممتاز حیثیت کی حامل ہیں۔ دونوں لغات چار چار جلدوں میں ہیں اور اُردو کی معیاری لغات گردانی جاتی ہیں۔ جامع لغات میں وارث سرہندی کی علمی اُردو لغت، مولوی فیروز الدین کی فیروز اللغات اور نسیم امروہوی کی نسیم اللغات معتبر سمجھی جاتی ہیں۔

اُردو لغت بورڈ کراچی کی اُردو لغت (تاریخی اصول پر) بائیس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ اُردو کی تعلیم ترین لغت ہے جو چار لاکھ ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہے۔ لغات کے ساتھ متعدد انسائیکلوپیڈیا بھی شائع ہو چکے ہیں۔ قواعد کی کتابوں میں مولوی فتح محمد جالندھری کی مصباح القواعد، مولوی عبدالحق کی قواعد اُردو، اردو قواعد (حصہ صرف) از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اور اردو قواعد (حصہ نحو) از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان اہم ہیں۔

اُردو لسانیات کے باب میں ڈاکٹر محی الدین قادری زور، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، پروفیسر سید احتشام حسین، ڈاکٹر مسعود حسین خان، ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ، ڈاکٹر گیان چند، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر سہیل بخاری، پروفیسر خلیل صدیقی، ڈاکٹر اقتدار حسین، ڈاکٹر نصیر احمد خان، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر محبوب عالم کی تصانیف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اصطلاحات سازی، اصلاح زبان اور املا پر بھی قابل قدر کام ہو چکا ہے۔

غالبیات اور اقبالیات

غالبیات اور اقبالیات اُردو تحقیق کے دو اہم میدان ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی (یادگار غالب)، غلام رسول مہر ((غالب)، شیخ محمد اکرام غالب نامہ)، مالک رام (ذکرِ غالب)، امتیاز علی عرشی (دیوانِ غالب نسخہ عرشی، قاضی عبدالودود (جہانِ غالب)، سید معین الرحمن (غالب اور انقلاب ۱۸۵۷ء)، ڈاکٹر خلیق انجم (مکاتیب غالب) جیسے محققین نے اس میدان میں اپنی صلاحیتیں صرف کیں۔

اقبالیات بھی اُردو تحقیق کا اہم شعبہ ہے۔ عبد المجید سالک (ذکر اقبال، دانائے راز)، سید نذیر نیازی، فقیر سید وحید الدین (روز گار فقیر)، خلیفہ عبد الحکیم (فلسفہ اقبال)، سید عابد علی عابد (شعر اقبال)، یوسف حسین خان (روح اقبال) مولانا عبد السلام ندوی (اقبال کامل، پروفیسر جگن ناتھ آزاد، پروفیسر منور مرزا (ایقان اقبال)، جسٹس جاوید اقبال (زندہ رود) اور ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ) نے حیات اقبال اور فکر و فن اقبال پر قابل قدر کام کیا۔ پاکستان میں دو مستقل ادارے اقبال اکادمی لاہور اور بزم اقبال لاہور اقبال پر تحقیقی و تنقیدی کتابوں کی اشاعت کے ساتھ انگریزی اور اُردو میں ہر سال چار تحقیقی مجلتے بھی شائع کرتے ہیں۔

تدوین متن

ترتیب و تدوین متن تحقیق کا اہم حصہ ہے۔ بیشتر قدیم متنوں میں بہت سی اغلاط رواج پا گئیں۔ کہیں ایک دوسرے کی تحریریں آپس میں ضم ہو گئیں یا کچھ تخلیقات اور تصنیفات دوسروں کے نام سے منسوب ہو گئیں۔ اکثر ایسا ہوا کہ ایک ہی متن کے چند نسخوں میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ ان متنوں کی تصحیح اور تدوین کا بیڑا اٹھانے کے لیے چند محققین کمربستہ ہوئے۔ اُردو ادب میں تدوین متن کی باقاعدہ روایت کا آغاز بیسویں صدی سے ہوتا ہے۔ ذیل میں چند نمائندہ تدوین نگاروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حافظ محمود شیرانی: اُردو میں تدوین متن کا باقاعدہ آغاز لاہور سے ہوا۔ حافظ محمود شیرانی کو اردو تحقیق و تدوین کا معلم اول قرار دیا جاتا ہے۔ وہ مخطوطہ شناسی کے علم میں مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے تدوین کا آغاز سائنسی اصولوں کی بنیاد پر کیا اور اُردو تدوین کے لیے رہنما اصول وضوابط فراہم کر دیے۔ تحقیقی مضامین کے علاوہ تدوین میں ان کا اہم کارنامہ حکیم ابو القاسم میر قدرت اللہ کے تذکرے مجموعہ نغز اور خالق باری کی تدوین ہے۔

مولوی عبدالحق: ساری زندگی اُردو کے لیے وقف کیے رکھی۔ انھوں نے بہت سے تذکرے مرتب کیے۔ ان تذکروں میں نکات الشعراء تذکرہ ریختہ گویاں، مخزن نکات، چمنستانِ شعرا، گل عجائب عقد ثریا، تذکرۂ ہندی، ریاض الفصح اور مخزنِ شعرا شامل ہیں۔ دیوان میر اثر اور مثنوی خواب و خیال، ذکر میر، ملا وجہی کی سب رس اور قطب مشتری کو بھی مرتب کیا۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور: ڈاکٹر زور نے قریباً چالیس سال تک قدیم دکنی ادب کے شہ پاروں کی بازیافت کی اور اہم مخطوطات کو مرتب کیا۔ انھوں نے متعدد نثری اور شعری متون کو مرتب کیا۔ کلیات قطب شاہ کی ترتیب و تدوین ان کا خاص کارنامہ ہے۔ قاضی عبدالودود: اردو تدوین متن کی روایت کا ایک اہم دبستان پٹنہ ہے۔

قاضی عبدالودود: اس کے سرخیل ہیں۔ اس دبستان میں حکیم الدین احمد اور حمید عظیم آبادی جیسے مدونین شامل ہیں۔ قاضی عبدالودود نے دیوانِ جوش، ابن امین اللہ طوفان کا تذکرہ شعرا، دیوانِ رضا عظیم آبادی، قاطع برہان اور دیوانِ نوازش مرتب کیا۔

عبدالقادر سروری: آپ نے ابن نشاطی کی مثنوی پھول بن کلیات سراج اور صنعتی کا قصہ بے نظیر مرتب کیا۔

مولانا امتیاز علی عرشی: آپ دبستان رام پور کی پہچان ہیں۔ مکاتیب غالب، انتخاب غالب، دیوانِ غالب (نسخۂ عرشی)، نادرات شاہی، سلک گوہر، کہانی رانی کیکی اور دیگر بہت سی کتب مرتب کیں۔

رشید حسن خان : نقاد، محقق، مدون اور ماہر املا و قواعد کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انھوں نے فسانہ عجائب، باغ و بہار، مثنوی گلزار نسیم، مثنوی سحر البیان ،مثنویات شوق اور زٹل نامہ کی تدوین کی۔

مشفق خواجہ: محقق ، شاعر اور کالم نگار ہونے کے ساتھ مشفق خواجہ کا بطور مدون بھی خاص مقام ہے۔ تذکرہ خوش معرکہ زیبا اور کلیات یگانہ ان کے اہم تدوینی کارنامے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی: اُردو کے اس عظیم محقق نے دیوانِ حسن شوقی ، دیوان نصرتی اور مثنوی نظامی دکنی المعروف بہ کدم راؤ پدم راؤ کو مرتب کیا۔

خلیل الرحمن داؤدی: داؤدی نے نہال چند لاہوری کی نثری تصنیف ، تہذیب عشق، دیوان درد، کلیات انشا کے علاوہ متعدد متون مرتب کیے۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی: ڈاکٹر عبادت بریلوی نے کلیات میر، شکنتلا از مرزا کاظم علی جوان ، دیوانِ حیدری، دیوان مبتلا اور نکات الشعرا کے علاوہ کئی متون مدون کیے۔

کلب علی خان فائق : کلب علی خان فائق نے آرائش محفل، کلیات شیفتہ، کلیات مومن، کلیات میر، مہتاب داغ، یادگار داغ کے علاوہ متعدد کلیات اور متون مرتب کیے۔

ڈاکٹر وحید قریشی : ڈاکٹر وحید قریشی نے مقدمہ شعر و شاعری اور مثنویات حسن کو مرتب کیا۔

دیگر مدونین میں ڈاکٹر محمد خان اشرف،ڈاکٹر نورالحسن نقوی،ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا،ڈاکٹر گوہر نوشاہی جیسے اساتذہ فن کی ایک طویل فہرست ہے۔(۳)

جامعات اور ادارے

ہندوستان کی تقریباً ۶۰ جامعات میں اُردو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں دی جارہی ہیں۔ بنگلہ دیش کی ڈھاکہ یونیورسٹی نے بھی اُردو تحقیق کے میدان میں اپنا حصہ ڈالا۔ اس کے علاوہ مصر، ترکی، برطانیہ اور امریکہ، کینیڈا کی جامعات میں بھی اُردو زبان وادب پر تحقیق ہورہی ہے۔پاکستان میں پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج لاہور، کراچی یونیورسٹی، وفاقی اُردو یونیورسٹی کراچی ،سندھ یونیورسٹی جام شورو، بہاء الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، پشاور یونیورسٹی پشاور، جامعہ بلوچستان کوئٹہ ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز اسلام آباد اور دیگر متعدد سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں اردو زبان وادب پر تحقیق ہورہی ہے۔

یہ سلسلہ برق رفتاری سے جاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مقدار کے ساتھ معیار کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

اُردو تحقیق کا کام صرف انفرادی کاوشوں اور جامعات تک ہی محدود نہیں بلکہ پاک وہند کے بہت سے ادارے اُردو زبان وادب کی ترویج واشاعت اور تحقیق وتدوین میں مصروف عمل ہیں۔

ماضی میں فورٹ ولیم کالج، دلی کالج، جامعہ عثمانیہ انجمن ترقی اردو ہند، دارالمصنفین اعظم گڑھ اور ندوۃ المصنفین دلی جیسے ادارے اُردو تحقیق وترویج کی خدمات پر مامور تھے۔ اب بھی ہندوستان میں متعدد ادارے کام کر رہے ہیں، جن میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، انجمن ترقی ہند اردو، ترقی اُردو بورڈ ہند خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

پاکستان میں ادارہ فروغ قومی زبان اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد، مجلس ترقی ادب لاہور، مرکزی اُردو بورڈ لاہور، اُردو لغت بورڈ کراچی اور انجمن ترقی اُردو کراچی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اردو تحقیق کی جائزہ نگاری

اُردو تحقیق کی جائزہ نگاری کے لیے اُردو فضلا اور اساتذہ کی طرف سے کاوشیں تواتر کے ساتھ جاری رہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی (اردو تحقیق کا جائزہ، آل انڈیا اور میٹل کانفرنس حیدر آباد دکن ۱۹۴۱ء)(۴)، ڈاکٹر وحید قریشی (کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ)(۵)، پروفیسر گیان چند (اُردو کی ادبی تحقیق آزادی سے پہلے، اردو تحقیق آزادی کے بعد)، ڈاکٹر خلیق انجم (ہندوستان میں اُردو تحقیق اور تدوین کا کام ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک اور ہندوستان میں شائع ہونے والا اہم تحقیقی و تدوینی کتابیں)، ڈاکٹر معین الدین عقیل (پاکستان میں اردو تحقیق-موضوعات اور معیار)(۶)،، سید فرحت حسین (ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں اُردو تحقیق) اور ڈاکٹر سید معین الرحمن (ادو تحقیق یونیورسٹیوں میں)(۷)، شاہانہ مریم خان، ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں اردو تحقیق (۸)،، ڈاکٹر محمد اجمل (آزادی سے قبل اردو تحقیق)(۹) اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ (پاکستان اور ہندوستان میں اردو تحقیق و تدوین کا تاریخی و تنقیدی جائزہ)(۱۰) خاص طور قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون سے "جامعات میں اُردو تحقیق" کے عنوان سے پاکستان وہند کی جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات کی مکمل فہرست مہیا کر دی، جس سے جامعاتی تحقیق کا پورا منظر نامہ سامنے آجاتا ہے۔(۱۱) یہ فہرست آغاز سے ۲۰۰۷ء تک ہے۔ اس فہرست میں دنیا بھر میں ۸۱ جامعات کے ایم فل، ڈی فل، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ اور ایم لٹ کے مجموعی طور پر ۴۷۴۴ مقالات کا تذکرہ ہے۔ بلاشبہ یہ معرکۃ الآرا کام ہے، جو ڈاکٹر صاحب نے اپنی مستقل مزاجی اور محنت شاقہ سے انجام دیا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی تن دہی سے اس فہرست کو دنیا بھر سے update کر رہے ہیں۔ امید ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

علاوہ ازیں متعدد اساتذہ اور محققین انفرادی طور پر اپنی تحقیقات کو کتابی صورت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ برصغیر پاک وہند سے نکلنے والے تحقیقی اور ادب جرائد کی ایک بڑی تعداد ہے جن میں ہر سال سیکڑوں تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) مالک رام، اردو میں تحقیق مشمولہ اُردو میں اصول تحقیق-منتخب مقالات، مرتبہ: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، (لاہور: اردو اکیڈمی، ۲۰۱۲ء)، ۲۳۴۔

(۲) گیان چند، تحقیق کا فن، (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۰۸ء)۔

(۳) تفصیل کے لیے دیکھیے: عظمت رباب، ڈاکٹر، اُردو تدوین و متن کے علمبردار، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)۔

(۴) عبدالستار صدیقی، ڈاکٹر، اردو تحقیق کا جائزہ، آل انڈیا اور میٹل کانفرنس حیدر آباد دکن ۱۹۴۱ء، (الہ آباد: انڈین پریس الہ آباد، ۱۹۴۱ء)۔

(۵) وحید قریشی، ڈاکٹر، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، (لاہور: مکتبہ ادب جدید، ۱۹۶۵ء)۔

(۶) معین الدین عقیل، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو تحقیق: موضوعات اور معیار، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۸۷ء)۔

(۷) سید معین الرحمن، ڈاکٹر، ادو تحقیق یونیورسٹیوں میں، (لاہور: یونیورسل بکس، ۱۹۸۹ء)۔

(۸) شاہانہ مریم خان، ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں اردو تحقیق، (نئی دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۲ء)۔

(۹) محمد اجمل، ڈاکٹر، آزادی سے قبل اردو تحقیق، (نئی دہلی: ایم۔ آر پبلشرز، ۲۰۱۳ء)۔

(۱۰) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر (مرتب)، پاکستان اور ہندوستان میں اردو تحقیق و تدوین کا تاریخی و تنقیدی جائزہ، (کراچی: ادارہ یادگار غالب، ۲۰۱۳ء)۔

(۱۱) رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، جامعات میں اُردو تحقیق، (اسلام آباد: ہائر ایجوکیشن کمیشن، ۲۰۰۸ء ۔)

BIBLIOGRAPHY

- Ajmal, Mohammad, Dr. *Urdu Research Before Independence*. New Delhi: MR Publishers, 2013.
- Aqeel, Moinuddin, Dr. *Urdu Research in Pakistan: Themes and Standards*. Karachi: Anjuman Taqrigh Urdu Pakistan, 1987.
- Chand, Gian. *The Art of Research*. New Delhi: National Council for the Promotion of Urdu Language, 2008.
- Hashmi, Rafiuddin, Dr. *Urdu Research in Universities*. Islamabad: Higher Education Commission, 2008.
- Khan, Shahana Maryam. *Urdu Research in Indian Universities*. New Delhi: Educational Publishing House, 2012.
- Parekh, Rauf, Dr., ed. *Historical and Critical Review of Urdu Research and Editing in Pakistan and India*. Karachi: Yadgar Ghalib Institute, 2013.
- Qureshi, Waheed, Dr. *Research Study of Classical Literature*. Lahore: Maktaba Adab Jadid, 1965.
- Rab, Azmat, Dr. *Pioneers of Urdu Editing and Text*. Lahore: Sangmail Publications, 2016.
- Rehman, Syed Moinur, Dr. *Research in Medicine in Universities*. Lahore: Universal Books, 1989.
- Ram, Malik. *Contents of Research in Urdu: Principles of Research in Urdu - Selected Essays by Dr. M. Sultana Baksh*. Lahore: Urdu Academy, 2012.
- Siddiqui, Abdul Sattar, Dr. *Review of Urdu Research: All India and Metal Conference, Hyderabad Deccan 1941*. Allahabad: Indian Press, 1941.

❖❖❖